ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 5 فروری 1965

محمد ایوب خان

بنام

کمشنر آف پولیس، مدراس ودیگر

[کے سباراؤ، کے این وانچو، ایم ہدایت اللہ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جسٹسز]

انڈین سٹیزن شپ ایکٹ، 1955-دفعہ 9(2) کے تحت مرکزی حکومت کے ذریعہ متنازعہ شہریت کا تعین-شہریت قواعد، 1956 کے قاعدہ 30 کے تحت اس مقصد کے لئے جانچ، کیا نیم عدالتی کارروائی-متاثرہ شخص کو مناسب موقع دینا ضروری ہے-دفعہ 9 اور شیڈول 3 کے پیراگراف 3 کی قانونی حیثیت۔

درخواست گزار کو مدراس کے پولیس کمشنر نے ہندوستان چھوڑنے کا حکم دیا تھا کیونکہ اس نے پاکستانی پاسپورٹ حاصل کیا تھا اور اس طرح وہ کسی دوسرے ملک کا شہری بن گیا تھا۔ انہوں نے اپنی شہریت کے تعین کے لئے انڈین سٹیزن شپ ایکٹ، 1955 کی دفعہ 9(2) کے تحت مرکزی حکومت کو ایک درخواست دی تھی۔ مرکزی حکومت نے ان کی شنوائی کیے بغیر ہی ہندوستانی شہریت کے ان کے دعوے کو مسترد کر دیا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں اس نے شہریت قانون کی دفعہ 9 اور شہریت قواعد، 1956 کے شیڈول 3 کے پیراگراف 3 کے جواز کو چیلنج کیا۔ ہائی کورٹ نے ان دلیلوں کو مسترد کر دیا اور ان کی مزید دلیل کو بھی مسترد کر دیا کہ دفعہ 9(2) کے تحت فیصلے کے مقصد کے لئے مرکزی حکومت کے ذریعہ کی گئی شہریت قوانین کے قاعدہ 30 کے ذریعہ طے شدہ جانچ یہ ایک نیم عدالتی عمل ہے جس میں متاثرہ شہری کو اپنا کیس ثابت کرنے کا معقول موقع ضروری ہے۔ ہائی کورٹ کے ذریعہ منظور کردہ فٹنس سرٹیفکیٹ کے ساتھ اپیل کنندہ اس عدالت میں آیا۔

حکم ہوا کہ :(i) اگر کسی دوسرے ملک کی رضاکارانہ شہریت کا حصول دفعہ 9(1) کے معنی کے اندر ہندوستانی شہریت کا تعین کرتا ہے اور شہریت قواعد کے شیڈول 3 کے پیراگراف 3 کی بنیاد پر کسی دوسرے ملک کی حکومت سے پاسپورٹ حاصل کرنے سے رضاکارانہ طور پر شہریت کے حصول کا حتمی مفروضہ پیدا کیا جانا چاہئے، یہ واضح ہوگا کہ پاسپورٹ کا حصول شہری کی طرف سے آزادانہ مرضی کے استعمال کا نتیجہ تھا۔ اس نظریے کو دفعہ 9(2) اور قاعدہ 30 کی اسکیم سے تقویت ملتی ہے جس میں ذیلی دفعہ (2) کے تحت متعین کردہ اتھارٹی کے ذریعہ اس سوال کا تعین کرنے کے لئے جانچ پر غور کیا جاتا ہے کہ آیا کسی دوسرے ملک کی شہریت کسی ہندوستانی شہری نے حاصل کی ہے یا نہیں۔[892 D-E]

(ii) اس سوال کا تعین کہ آیا غیر ملکی شہریت کب، اور کیسے حاصل کی گئی ہے، نیم عدالتی جانچ کی طرح ایک نقطہ نظر پیش کرتا ہے: متعلقہ شہری کو اس کارروائی کی نوعیت کے بارے میں مناسب نوٹس دیا جانا چاہئے جس میں اتھارٹی کی نظر میں ہندوستانی شہریت کو ختم کرنا شامل ہے، اور شہری کو اتھارٹی کو قائل کرنے کا معقول موقع فراہم کیا جانا چاہئے کہ اس کے خلاف جو الزام لگایا گیا ہے وہ سچ نہیں ہے۔ [891 B-D]

(iii) کسی بیرونی ملک کا پاسپورٹ حاصل کرنے کا مطلب ہر صورت میں صرف پاسپورٹ حاصل کرنا نہیں ہو سکتا۔ ایسے معاملات کا تصور کیا جا سکتا ہے جن میں طاقت یا دھوکہ دہی کی وجہ سے کسی شخص کو غیر ملکی ملک سے پاسپورٹ حاصل کرنے کے لئے مجبور یا مائل کیا جا سکتا ہے۔ یہ کہنا مشکل ہوگا کہ ایسی صورت میں پاسپورٹ شیڈول 3 کے پیراگراف 3 کے معنی کے اندر 'حاصل' کیا گیا ہے۔[891 G-H]

(iv) یہ سوال کہ آیا پاسپورٹ رضاکارانہ طور پر حاصل کیا گیا تھا، اس کا فیصلہ غیر ملکی ملک نہیں کر سکتا، جس کا نمائندہ پاسپورٹ جاری کرتا ہے۔ اور صرف پاسپورٹ کے اجراء کو ہمیشہ اس سوال کا فیصلہ کن نہیں سمجھا جا سکتا ہے کہ پاسپورٹ رضاکارانہ طور پر حاصل کیا گیا تھا۔ دفعہ (2) کو قاعدہ 30 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے جو اس بات کا تعین کرنے کا اختیار دیتا ہے کہ آیا ہندوستانی شہریت مخصوص اتھارٹی کے ذریعے ختم کر دی

گئی ہے، اور اس اختیار کو استعمال کرتے ہوئے اتھارٹی کو ثبوت کے قانونی قواعد کے ذریعہ رہنمائی کی جاتی ہے۔ یہ کہنا ناممکن ہو گا کہ ہندوستانی شہریت کا خاتمہ پاسپورٹ جاری کرنے میں کسی دوسرے ملک کی کارروائی پر منحصر ہے۔[892 F-G]

(5)درخواست گزار کو مرکزی حکومت نے اپنا مقدمہ ثابت کرنے کا موقع نہیں دیا کہ پاکستان کا پاسپورٹ اس نے رضاکارانہ طور پر حاصل نہیں کیا تھا۔ اس لئے مرکزی حکومت کو انہیں اپنا مقدمہ ثابت کرنے کا موقع دینے کے بعد ان کی شہریت کے سوال کا از سر نو تعین کرنا پڑا۔[893 A-B]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 250، سال 1964۔

مدراس ہائی کورٹ کے نومبر 1959 کے فیصلے اور حکم کے خلاف رٹ اپیل نمبری 46، سال 1959 میں اپیل کی گئی۔

اپیل کنندگان کے لئے پی رام ریڈی اور اے وی وی نائر۔

جواب دہندگان کے لئے اے رنگنادھم چیٹی اور اے وی رنگم۔

مداخلت کرنے والے کی طرف سے سالیسٹر جنرل ایس وی گپتے اور آر ایچ ڈھیبر شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ شاہ جسٹس نے سنایا

شاہ جسٹس۔ درخواست گزار محمد ایوب خان نے مدراس ہائی کورٹ میں ایک رٹ منڈمس دائر کی جس میں مدراس کے پولیس کمشنر کو مدراس حکومت، محکمہ داخلہ نمبر 83546 مورخہ 28 مئی 1958 کے حکم کے مطابق کارروائی کرنے اور ہندوستان کے شہری کی حیثیت سے اپیل گزار کے حقوق میں مداخلت کرنے سے روکنے کے لئے ایک رٹ دائر کی گئی تھی۔ اس عرضی کو جسٹس بالا کرشنا ایر نے خارج کر دیا تھا اور ہائی کورٹ کی ڈویژن بینچ نے اپیل میں اس حکم کی تصدیق کی تھی۔ ہائی کورٹ کی جانب سے دیے گئے سرٹیفکیٹ کے ساتھ درخواست گزار نے اس عدالت میں اپیل کی ہے۔

درخواست گزار، جس کا دعویٰ ہے کہ اس نے آئین کے آغاز پر ایک ایسے شخص کے طور پر ہندوستانی شہری کا درجہ حاصل کیا تھا جو اس تاریخ سے پہلے کم از کم پانچ سال تک ہندوستان کے علاقے میں رہتا تھا، اسے 17 جولائی 1957 کو ایک نوٹس بھیجا گیا جس

میں بتایا گیا تھا کہ چونکہ اس نے پاکستان پاسپورٹ نمبر 071377 حاصل کیا ہے۔ یکم اپریل 1953 کو انہیں نوٹس کی ساعت کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر ہندوستان چھوڑ دینا چاہئے اور اس کی تعمیل نہ کرنے پر ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا اور غیر ملکی قانون (ترمیمی) ایکٹ، 1957 کے ذریعہ ترمیم کے تحت غیر ملکی قانون، 1946 کے تحت ہندوستان سے ملک بدر کر دیا جائے گا۔ 19 اگست، 1957 کو درخواست گزار نے مدراس کے کلکٹر کو ہندوستان کے شہری کے طور پر رجسٹریشن کے لئے درخواست دی۔ بعد میں انہوں نے شہریت قانون 1955 کی دفعہ 9(2) کے تحت مرکزی حکومت کو درخواست دی تاکہ اس سوال کا تعین کیا جا سکے کہ آیا وہ ہندوستان کے شہری رہیں گے یا نہیں، اور استدعا کی کہ انہیں "ہندوستانی شہریت کے بارے میں اپنے دعوے کی حمایت میں تمام ضروری ثبوت" پیش کرنے کا موقع دیا جائے۔ تاہم، انہیں یہ موقع فراہم کیے بغیر، حکومت ہند نے 7 مئی، 1958 کے حکم کے ذریعہ شہریت قانون کی دفعہ 9 کے تحت اپیل کنندہ کی درخواست کو مسترد کر دیا۔

ہائی کورٹ میں دائر اپنی عرضی کی حمایت میں درخواست گزار نے زور دیا کہ شہریت قانون 1955 کی دفعہ 9 پارلیمنٹ سے متصادم ہے اور شہریت قوانین کے شیڈول 3 کی شق 3 بھی مرکزی حکومت کے خلاف ہے، اور کسی بھی صورت میں شہریت قواعد کے قاعدہ 30 میں نیم عدالتی تحقیقات پر غور کیا گیا ہے جس میں پارٹی کو ایک موقع دیا جانا چاہئے۔ متاثر ہونا، نمائندگی کرنا اور یہ ثابت کرنے کے لئے ثبوت پیش کرنا کہ پاکستان کے ہائی کمشنر سے پاسپورٹ کا حصول رضاکارانہ نہیں تھا۔ جسٹس بالا کرشنا ایر نے ان دلیلوں کو مسترد کر دیا۔ اس سوال پر کہ کیا مرکزی حکومت کا حکم نافذ العمل نہیں تھا کیونکہ اپیل کنندہ کے کیس کو ثابت کرنے کا موقع ملا کہ اس نے رضاکارانہ طور پر ہندوستانی شہریت ترک نہیں کی تھی، فاضل جج نے کہا کہ اپیل کنندہ نے "یہ اشارہ نہیں کیا تھا کہ وہ کس نکتے پر ثبوت پیش کرنا چاہتا ہے اور وہ کس طرح کے ثبوت پیش کرنا چاہتا ہے"۔

اپیل میں ہائی کورٹ نے کہا کہ درخواست گزار نے دراصل ایک اعلان کیا تھا جس کی بنیاد پر پاسپورٹ حاصل کیا گیا تھا اور اس کے ذریعہ لگائے گئے الزامات کا مطلب یہ بھی

نہیں ہے کہ اسے جھوٹا اعلان کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ کے خیال میں دفعہ 9 "ایک معروضی امتحان پیش کرتا ہے اور جب فرد خود کو اس کے اندر لاتا ہے، تو قانون اس کے ارادے یا تفہیم سے آزادانہ طور پر صورتحال کے قانونی نتائج کا تعین کرتا ہے"، اور لہذا اپیل کنندہ کے ذریعہ دعوی کی گئی نوعیت کی تحقیقات کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

اس اپیل میں اپیل کنندہ کے وکیل کی طرف سے اٹھائے گئے دلائل سے نمٹنے سے پہلے، کچھ آئینی اور قانونی دفعات طے کی جا سکتی ہیں جن کا اس پر اثر پڑتا ہے۔ آئین کا حصہ دوم شہریت کے موضوع سے متعلق ہے۔ آرٹیکل 5 کے تحت کوئی بھی شخص جس کا شہریت دستور کے آغاز کے وقت ہندوستان کے علاقے میں تھا اور جو ہندوستان کے علاقے میں پیدا ہوا تھا، یا جس کے والدین میں سے کوئی ایک ہندوستان کے علاقے میں پیدا ہوا تھا، یا جو اس طرح کے آغاز سے پہلے کم از کم پانچ سال تک ہندوستان کے علاقے میں عام طور پر مقیم تھا، اسے ہندوستان کا شہری سمجھا جاتا تھا۔ آرٹیکل 1 کی شق (3) کی بنیاد پر ہندوستان کا علاقہ ریاستوں، مرکز کے زیر انتظام علاقوں اور ایسے دیگر علاقوں پر مشتمل ہے جو حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ آرٹیکل 6 پاکستان سے ہجرت کر کے ہندوستان آنے والے افراد کی شہریت کے حقوق کے حصول سے متعلق ہے اور آرٹیکل 7 پاکستان میں تارکین وطن کی شہریت کے حقوق سے متعلق ہے۔ آرٹیکل 8 ہندوستان سے باہر رہنے والے ہندوستانی نژاد کچھ افراد کے شہریت کے حقوق سے متعلق ہے۔ دفعہ نمبر 9 میں کہا گیا ہے:

"کوئی بھی شخص آرٹیکل 5 کی بنیاد پر ہندوستان کا شہری نہیں ہوگا، یا آرٹیکل 6 یا آرٹیکل 8 کی بنیاد پر ہندوستان کا شہری نہیں سمجھا جائے گا، اگر اس نے رضاکارانہ طور پر کسی غیر ملکی ریاست کی شہریت حاصل کی ہے"۔

آرٹیکل 10 میں کہا گیا ہے کہ ہر وہ شخص جو مذکورہ بالا دفعات میں سے کسی کے تحت ہندوستان کا شہری سمجھا جاتا ہے، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے جانے والے کسی بھی قانون کی دفعات کے تابع ہوگا، ایسا شہری رہے گا۔ آرٹیکل 11 کے تحت پارلیمنٹ شہریت کے حصول اور خاتمے اور شہریت سے متعلق دیگر تمام معاملات کے بارے میں اہتمام

کرنے کی مجاز ہے۔ آرٹیکل 367 کی شق (3) میں "غیر ملکی ریاست" کو ہندوستان کے علاوہ کسی اور ریاست کے طور پر بیان کیا گیا تھا، لیکن صدر اس شرط کے تحت، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے کسی بھی قانون کی دفعات کے تابع، حکم کے ذریعہ کسی بھی ریاست کو ایسے مقاصد کے لئے غیر ملکی ریاست نہ ہونے کا اعلان کرنے کا اختیار رکھتا تھا جو حکم میں بیان کیا گیا ہو۔ آئین (غیر ملکی ریاستوں کے بارے میں اعلان) آرڈر، 1950 کے تحت کیے گئے ایک اعلان کے ذریعہ، یہ اعلان کیا گیا تھا کہ، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے کسی بھی قانون کی دفعات کے تابع، دولت مشترکہ کے ہر ملک کو آئین کے آرٹیکل 9 کے مقصد کے لئے غیر ملکی ریاست نہیں ہونا چاہئے. لہٰذا پاکستان کو اس وقت تک غیر ملکی ریاست نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ پارلیمنٹ اس کے برعکس قانون سازی نہ کرلے۔ 1955 میں پارلیمنٹ نے شہریت ایکٹ 57 نافذ کیا، سال 1955 میں ہندوستانی شہریت کے حصول اور ختم کرنے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس ایکٹ میں پیدائش، نسل کے ذریعہ، اندراج کے ذریعہ، حقُوقِ قَومیّت کے ذریعہ اور ایکٹ کی ذیلی دفعہ 3 سے 7 میں علاقے کو شامل کرکے شہریت حاصل کرنے کے لئے تفصیلی اہتمام کیے گئے تھے۔ ذیلی دفعہ 8، 9 اور 10 میں شہریت چھوڑنے، ختم کرنے اور محروم کرنے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ دفعہ 9 کے تحت یہ نافذ کیا گیا تھا کہ:

"(1) ہندوستان کا کوئی بھی شہری جو 26 جنوری، 1950 سے اس ایکٹ کے آغاز کے درمیان کسی بھی وقت رضاکارانہ طور پر شہریت، اندراج یا رضاکارانہ طور پر حاصل کرتا ہے یا اس طرح کے حصول کے بعد، یا، جیسا کہ معاملہ ہو، ہندوستان کا شہری نہیں رہے گا:

بشرطیکہ اس ذیلی دفعہ میں کچھ بھی ہندوستانی شہری پر لاگو نہیں ہوگا جو کسی بھی جنگ کے دوران، جس میں ہندوستان شامل ہو سکتا ہے، رضاکارانہ طور پر کسی دوسرے ملک کی شہریت حاصل کرتا ہے، جب تک کہ مرکزی حکومت دوسری ہدایت نہ دے۔

(2) اگر کوئی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا کسی شخص نے کسی دوسرے ملک کی شہریت کب یا کیسے حاصل کی ہے تو اس کا تعین اس طرح کے حکام کی طرف سے کیا جائے گا اور اس سلسلے میں مقرر کردہ ثبوت کے قواعد وضوابط کا خیال رکھا جائے گا۔"

دفعہ 18(1) کے تحت مرکزی حکومت کو کسی دوسرے ملک کی شہریت حاصل کرنے کے سوال کا تعین کرنے کے لئے اتھارٹی قائم کرنے کے لئے قواعد بنانے اور اس طرح کے معاملوں سے متعلق اس طرح کے اتھارٹی اور ثبوت کے قواعد پر عمل کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ شہریت قواعد 1956 کی دفعہ 18(1) کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مرکزی حکومت نے تشکیل دیا تھا اور وہ 7 جولائی 1956 قاعدہ 30 کے تحت نافذ العمل ہوئے تھے۔

"(1) اگر کوئی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا کسی شخص نے کسی دوسرے ملک کی شہریت کب یا کیسے حاصل کی ہے تو دفعہ 9(2) کے مقاصد کے لئے اس سوال کا تعین کرنے کا اختیار مرکزی حکومت کے پاس ہوگا۔

(2) مرکزی حکومت اس طرح کے کسی بھی سوال کا تعین کرتے وقت شیڈول 3 میں بیان کردہ ثبوت کے قواعد کا مناسب احترام کرے گی۔"

شیڈول III نے قاعدہ 30(2) میں مذکور قواعد کو بیان کیا ہے۔ شق 1، 2 اور 3 کا مواد ہیں:

"1. جہاں مرکزی حکومت کو ایسا لگتا ہے کہ ہندوستان کے کسی شہری نے رضاکارانہ طور پر کسی دوسرے ملک کی شہریت حاصل کی ہے تو اس کے لئے ضروری ہو سکتا ہے کہ وہ اس مدت کے اندر یہ ثابت کرے کہ اس نے رضاکارانہ طور پر اس ملک کی شہریت حاصل نہیں کی ہے اور یہ ثابت کرنے کا بوجھ اس پر ہوگا کہ اس نے ایسی شہریت حاصل نہیں کی ہے۔

"2. کسی دوسرے ملک کی شہریت کے ہندوستانی شہری کے حصول سے متعلق کسی بھی سوال کا تعین کرنے کے مقصد سے مرکزی حکومت اس سوال یا اس سے متعلق کسی بھی معاملے کے سلسلے میں اس ملک میں اپنے سفارت خانے یا اس ملک کی حکومت کو ایسا حوالہ دے سکتی ہے اور اس طرح کے حوالہ کی پیروی میں موصول ہونے والی کسی بھی اطلاع یا معلومات پر کارروائی کر سکتی ہے۔

"3. یہ حقیقت کہ ہندوستان کے کسی شہری نے کسی بھی تاریخ کو کسی دوسرے ملک کی حکومت سے پاسپورٹ حاصل کیا ہے، اس تاریخ سے پہلے رضاکارانہ طور پر اس ملک کی شہریت حاصل کرنے کا حتمی ثبوت ہوگا"۔

آئین کے آغاز میں شہریت کے حصول کو آرٹیکل 5، 6 اور 7 کے تحت چلایا جاتا تھا۔ تاہم، اگر کسی شخص نے رضاکارانہ طور پر کسی غیر ملکی ریاست کی شہریت حاصل کی ہے تو وہ آرٹیکل 5 کے تحت شہری کی حیثیت کا دعوی نہیں کر سکتا ہے، اور اسے آرٹیکل 6 یا آرٹیکل 8 کی بنیاد پر شہری نہیں سمجھا جا سکتا ہے. آرٹیکل 10 پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے جانے والے کسی بھی قانون کی دفعات کے تابع ہے، مذکورہ بالا آرٹیکلز کے تحت حاصل کردہ یا حاصل کردہ شہریت کا حق۔ شہریت کے حصول اور اس کے خاتمے کے سلسلے میں قانون سازی کرنے کا پارلیمنٹ کا اختیار آرٹیکل 11 کے ذریعہ بہت زیادہ احتیاط کا معاملہ ہے۔ پارلیمنٹ نے شہریت ایکٹ، 1955 کے دفعہ 9 کے ذریعہ شہریت کے تعین کے سلسلے میں قانون سازی کی اور دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ، 26 جنوری 1950ء سے رضاکارانہ طور پر شہریت حاصل کرنے والے شخص کو، یا کسی دوسرے ملک کی شہریت کے نفاذ کے بعد ہندوستان کا شہری نہیں رہے گا اور اگر کوئی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا کسی دوسرے ملک کی شہریت کسی شخص نے حاصل کی ہے تو اس سوال کا تعین اتھارٹی کے ذریعہ اس طرح اور ثبوت کے ایسے قواعد کے مطابق کیا جانا چاہئے۔ جیسا کہ اس سلسلے میں تجویز کیا جا سکتا ہے۔

اس عدالت نے قانون سازی کے لئے پارلیمنٹ کو دفعہ 9 شہریت ایکٹ، 1955 کی قانون سازی کی اہلیت کا اعلان کیا ہے۔ اظہار احمد خان بمقابلہ یونین آف انڈیا([1]) اسی معاملے میں شہریت ایکٹ 1955 کے تحت بنائے گئے قواعد میں شیڈول 3 کے قاعدہ 3 کے جواز کو بھی چیلنج کیا گیا تھا۔ درخواست گزار کی طرف سے جناب رام ریڈی نے دلیل دی کہ اظہار احمد خان کے معاملے کی سماعت کے دوران غیر قانونی درخواست کے کچھ اہم پہلوؤں کو عدالت کے سامنے پیش نہیں کیا گیا تھا، لہذا ہمیں ایک بار پھر شیڈول 3 کے قاعدہ 3 اور شہریت ایکٹ کی دفعہ 9 کے جواز کو چیلنج کرنے پر غور کرنا چاہئے۔ تاہم، ہم اس اطاعت کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ اس عدالت نے اظہار احمد

خان کے معاملے میں عدالت کے سامنے پیش کیے گئے دلائل پر کہا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 9 پارلیمنٹ کے ذریعہ قانونی طور پر نافذ کی گئی تھی، اور شیڈول 3 کا قاعدہ 3 مرکزی حکومت نے مجاز طریقے سے بنایا تھا۔ شہریت قانون کی دفعہ 18 کے تحت تفویض کردہ اختیارات۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ سوال کے کچھ پہلوؤں کو عدالت کے نوٹس میں نہیں لایا گیا تھا، ہمیں سوال کا دوبارہ جائزہ لینے کے لئے داخل ہونے کی کوئی بنیاد نظر نہیں آتی ہے۔ واضح رہے کہ اظہار احمد خان کے معاملے میں عدالت کے فیصلے کے بعد اس عدالت نے حکومت آندھرا پردیش بمقابلہ سید محمد خان ([2]) کے معاملے میں فیصلہ سنایا تھا.

سوال یہ ہے کہ کیا درخواست گزار قانون کی دفعہ 9(2) کے تحت مرکزی حکومت کی جانب سے اس درخواست پر دیے گئے حکم کے مطابق کمشنر آف پولیس کے حکم کے جواز کو چیلنج کر سکتا ہے کہ اس نے رضاکارانہ طور پر ہندوستان میں پاکستانی ہائی کمشنر سے پاسپورٹ حاصل نہیں کیا تھا۔ اصل میں دائر کی گئی عرضی میں یونین آف انڈیا کو فریق مدعاعلیہ کے طور پر شامل نہیں کیا گیا تھا اور اس وقت نافذ حکام کی حالت پر اپیل کنندہ مدراس ہائی کورٹ میں اس کے ذریعہ دائر عرضی میں مرکزی حکومت کو فریق کے طور پر پیش نہیں کر سکتا تھا۔ جب اس اپیل پر 7 دسمبر 1964 کو سماعت ہوئی۔ نوٹس جاری کیا گیا تھا جس میں یونین سے اپیل کنندہ کے معاملے سے متعلق شہریت قانون کی دفعہ 9(2) کے تحت احکامات اور کارروائی پیش کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ ہدایت کے مطابق متعلقہ کارروائی اور حکم نامہ پیش کیا گیا ہے اور وزارت داخلہ کے انڈر سکریٹری کی طرف سے ایک حلف نامہ داخل کیا گیا ہے۔ اب یہ عام بنیاد ہے کہ شہریت قوانین کے قاعدہ 30 کے تحت زیر غور انکوائری میں اپیل کنندہ کو اپنا کیس ثابت کرنے کا کوئی موقع نہیں دیا گیا کہ اس نے پاکستان کے ہائی کمشنر سے رضاکارانہ طور پر پاسپورٹ حاصل نہیں کیا تھا۔

شہریت قانون کی دفعہ 9(1) میں کسی ہندوستانی شہری کی شہریت ختم کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے اگر اس کے پاس شہریت، اندراج یا کسی اور طرح سے رضاکارانہ طور پر کسی دوسرے ملک کی شہریت حاصل ہے۔ شرط میں استثنیٰ کے تابع کسی دوسرے ملک کی

شہریت، اندراج یا شہریت کا حصول ہندوستان کی شہریت کو ختم کرنے کے لئے کام کرتا ہے۔ تاہم ہندوستانی شہریت کا تعین کرنے کے لئے کسی دوسرے ملک کی شہریت حاصل کرنا رضاکارانہ ہونا چاہئے۔ ذیلی دفعہ (2) کے تحت ایک اتھارٹی قائم کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو اس سوال کا تعین کرے کہ کسی دوسرے ملک کی شہریت کہاں، کب اور کیسے حاصل کی گئی ہے، اور قاعدہ 30 کے تحت مرکزی حکومت کو اتھارٹی کے طور پر نامزد کیا گیا ہے، جو اس طرح سے سوال کا تعین کرنے کا اختیار رکھتی ہے، اور ثبوت کے ایسے قواعد کا خیال رکھتی ہے جو مقرر کیے جائیں۔ ثبوت کے اصول وضع کرنے کی شق، جس کے سلسلے میں کسی دوسرے ملک کی شہریت کے حصول کے سوال کا تعین کرنا ہوتا ہے، واضح طور پر اشارہ کرتا ہے کہ یہ حکم بغیر تفتیش کے اتھارٹی کی محض اطمینان پر نہیں دیا جانا چاہیے، کہ متعلقہ شہری نے کسی دوسرے ملک کا پاسپورٹ حاصل کیا ہے۔ یہ سوال کہ کیا غیر ملکی شہریت کب اور کیسے حاصل کی گئی ہے، اس کا تعین طے شدہ ثبوت کے اصولوں کے مطابق کیا جانا چاہئے، اور غیر ملکی شہریت کے رضاکارانہ حصول کا نتیجہ ہونے کی وجہ سے ہندوستانی شہریت کا خاتمہ، اتھارٹی کو یہ بھی طے کرنا ہوگا کہ اس طرح کی شہریت رضاکارانہ طور پر حاصل کی گئی ہے۔ سوال کا تعین نیم عدالتی جانچ کی طرح ایک نقطہ نظر پیش کرتا ہے: متعلقہ شہری کو کارروائی کی نوعیت کا مناسب نوٹس دیا جانا چاہئے جس میں اتھارٹی کی نظر میں ہندوستانی شہریت کو ختم کرنا شامل ہے، اور شہری کو اتھارٹی کو قائل کرنے کا معقول موقع فراہم کیا جانا چاہئے کہ اس کے خلاف جو الزام لگایا گیا ہے وہ سچ نہیں ہے۔ متعلقہ شہری کی جانب سے اٹھائے گئے درخواست پر اتھارٹی کی جانب سے کی جانے والی تحقیقات کا دائرہ کار اور وسعت کیا ہونی چاہیے، یہ ہر معاملے کے حالات پر منحصر ہے۔

شیڈول 3 کا پیراگراف 1 جس میں ایک قابل تردید مفروضہ پیدا ہوتا ہے، جب مرکزی حکومت کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی شہری نے رضاکارانہ طور پر غیر ملکی شہریت حاصل کی ہے، تو اس طرح کے حصول کو مسترد کرنے کے لئے شہری پر ثبوت کا بوجھ ڈالتا ہے، اور پیراگراف 2 جو مرکزی حکومت کو اٹھائے گئے سوال کا تعین کرنے کے مقصد کے لئے پوچھ گچھ کرنے کا اختیار دیتا ہے، اس خیال کی بھرپور حمایت کرتے ہیں

کہ مرکزی حکومت کو اس فیصلے پر پہنچنا چاہئے کہ ہندوستانی شہری نے رضاکارانہ طور پر غیر ملکی شہریت حاصل کی ہے، اس سے پہلے کہ اس کی شہریت ختم کر دی جائے، اس کے خلاف کارروائی کی جاسکتی ہے۔ پیراگراف 3 ایک حتمی مفروضہ پیش کرتا ہے کہ ہندوستان کا شہری جس نے کسی بھی تاریخ کو کسی دوسرے ملک سے پاسپورٹ حاصل کیا ہے، اس تاریخ سے پہلے رضاکارانہ طور پر اس دوسرے ملک کی شہریت حاصل کر لی ہے۔ پیراگراف 3 میں قانون کے اطلاق کے ذریعہ اتھارٹی کو کسی خاص تاریخ پر غیر ملکی پاسپورٹ حاصل کرنے کو حتمی ثبوت کے طور پر دیکھنا ہوگا کہ ہندوستانی شہری نے اس تاریخ سے پہلے رضاکارانہ طور پر کسی دوسرے ملک کی شہریت حاصل کی ہے۔ لیکن کسی دوسرے ملک کا پاسپورٹ حاصل کرنے کا مطلب تمام صورتوں میں صرف پاسپورٹ حاصل کرنا نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر شہری کی طرف سے یہ درخواست کی جاتی ہے کہ اس نے رضاکارانہ طور پر پاسپورٹ حاصل نہیں کیا ہے تو شہری کو اس حقیقت کو ثابت کرنے کا موقع دیا جانا چاہئے۔ ایسے معاملوں کا تصور کیا جاسکتا ہے جن میں کسی شخص کو زبردستی مجبور کیا جا سکتا ہے یا دھوکہ دہی یا غلط بیانی کی وجہ سے اسے اپنی ہندوستانی شہریت چھوڑنے کے ارادے کے بغیر، کسی دوسرے ملک سے پاسپورٹ حاصل کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔ یہ کہنا مشکل ہوگا کہ ایسا پاسپورٹ وہی ہے جو رہا ہے۔ شیڈول 3 کے پیراگراف 3 کے معنی کے اندر "حاصل" کیا گیا ہے اور یہ کہ ایک حتمی مفروضہ پیدا ہونا چاہئے کہ اس نے رضاکارانہ طور پر اس ملک کی شہریت حاصل کی ہے۔

ہمیں اس معاملے میں درخواست گزار کی جانب سے ہائی کورٹ میں دائر درخواست کی سچائی یا کسی اور صورت سے کوئی تشویش نہیں ہے کہ اسے پاکستان کے ہائی کمشنر سے پاسپورٹ حاصل کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ جسٹس بالا کرشنا ایر نے مشاہدہ کیا کہ اپیل کنندہ کی عرضی صحیح نہیں تھی۔ لیکن یہ عدالتوں کا کام نہیں ہے کہ وہ اس سوال کا تعین کریں کہ اٹھایا گیا درخواست صحیح ہے یا نہیں: دفعہ 9(2) کے تحت اختیارات کی سرمایہ کاری کرنے والے اتھارٹی کا کام ہے کہ اگر یہ سوال اٹھایا جاتا ہے تو اس کا تعین کرے۔ ہائی کورٹ نے اپیل میں کہا تھا کہ دفعہ 9 میں معروضی جانچ کی گئی ہے اور ایک بار جب

یہ پتہ چلا کہ پاسپورٹ کسی دوسرے ملک کے ہندوستانی شہری نے حاصل کیا تھا تو قانون اس طرز عمل کے قانونی نتائج کا تعین کرتا ہے اور اس کے "ارادے یا تفہیم" کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ ہم اس نقطہ نظر سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں۔ اگر کسی دوسرے ملک کی رضاکارانہ شہریت کا حصول دفعہ 9(1) کے معنی میں ہندوستانی شہریت کا تعین کرتا ہے، اور شہریت قواعد کے شیڈول 3 کے پیرا گراف 3 کی بنیاد پر کسی دوسرے ملک کی حکومت سے پاسپورٹ حاصل کرنے سے رضاکارانہ طور پر شہریت کے حصول کا حتمی مفروضہ پیدا کیا جانا چاہئے، یہ واضح ہوگا کہ پاسپورٹ کا حصول شہری کی طرف سے آزادانہ مرضی کے استعمال کا نتیجہ تھا۔ اس نظریے کو دفعہ 9(2) اور قاعدہ 30 کی اسکیم سے تقویت ملتی ہے جس میں ذیلی دفعہ (2) کے تحت متعین کردہ اتھارٹی کے ذریعہ جانچ پر غور کیا جاتا ہے تاکہ اس سوال کا تعین کیا جا سکے کہ آیا کسی دوسرے ملک کی شہریت کسی ہندوستانی شہری نے حاصل کی ہے یا نہیں۔

مدراس ریاست کے وکیل نے کہا کہ یہ سوال کہ آیا پاسپورٹ رضاکارانہ طور پر حاصل کیا گیا تھا، اس کا فیصلہ غیر ملکی ملک کے ذریعہ کیا جانا چاہئے، جس کا نمائندہ پاسپورٹ جاری کرتا ہے، اور صرف غیر ملکی پاسپورٹ کے اجراء کو ہمیشہ اس سوال کا فیصلہ کن سمجھا جانا چاہئے کہ پاسپورٹ رضاکارانہ طور پر حاصل کیا گیا تھا۔ لیکن دفعہ 9(2) کے قاعدہ 30 کے ساتھ پڑھا گیا ہے جو اس بات کا تعین کرنے کا اختیار دیتا ہے کہ آیا ہندوستانی شہریت کو مخصوص اتھارٹی پر ختم کیا گیا ہے، اور اس اختیار کا استعمال کرتے ہوئے اتھارٹی کو ثبوت کے قانونی قواعد کے مطابق رہنمائی کی جاتی ہے۔ یہ کہنا ناممکن ہوگا کہ ہندوستانی شہریت کا خاتمہ پاسپورٹ جاری کرنے میں کسی دوسرے ملک کی کارروائی پر منحصر ہے۔

لہٰذا ہمارا خیال ہے کہ ہائی کورٹ نے یہ کہنے میں غلطی کی تھی کہ حکومت ہند نے اپیل گزار کو اپنا کیس ثابت کرنے کا موقع دیے بغیر یہ ثابت کرنے کا موقع نہیں دیا کہ پولیس نے اسے ہائی کمشنر برائے پاکستان سے پاسپورٹ حاصل کرنے پر مجبور کیا تھا۔ یہ یقینی طور پر مرکزی حکومت کے لئے کھلا ہوگا کہ وہ اس بات کا تعین کرے کہ آیا اپیل کنندہ نے رضاکارانہ طور پر پاکستان کے ہائی کمشنر سے پاسپورٹ حاصل کر کے یا کسی اور

طریقے سے پاکستان کی شہریت حاصل کر کے ہندوستان کی شہریت کھو دی ہے۔ لیکن فیصلہ قانون کے مطابق کیا جانا چاہیئے۔

اپیل کی اجازت دی جاتی ہے، اور یہ حکم دیا جاتا ہے کہ مدراس کے پولیس کمشنر کے ذریعہ جاری ملک بدری کے حکم کو اس وقت تک نافذ نہیں کیا جائے گا جب تک مرکزی حکومت قانون کے مطابق اپیل کنندہ کی حیثیت کا تعین نہیں کرتی ہے۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں.

اپیل کی اجازت ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.29 15.58
I attest to the accuracy and integrity of this document